اداریہ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاتمیّت کا عقیدہ مسلمان امتّ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ سوال اٹھائے کہ آیا آپ ﷺ کی خاتمیّت بنی نوع بشر کی ہدایت کے الٰہی لطف کے قاعدہ سے منافات نہیں رکھتی؟ تو ایسے سوال کا جواب منفی ہوگا۔ کیونکہ ہدایت الٰہی کا لطف اِسی پر پورا ہو جاتا ہے کہ قرآن و سنّت میں ایسی جامعیّت رکھ دی جائے کہ کوئی خشک و تر اس کے احاطے سے باہر نہ رہے۔ دوسری طرف یہ بھی لطفِ پروردگار کا مصداق ہے کہ بنی نوع بشر کو فکری تکامل کے اُس مرحلہ پر پہنچا دیا جائے کہ وہ قرآن و سنّت کے غوامض میں ڈوب کر اپنے دَور اور شہر کے مسائل کا حلّ خود نکال سکے۔ اگر خاتمیّت اور غیبت کا یہ فلسفہ قبول کر لیا جائے تو قرآن و سنّت کے فہم اور تطبیق میں آخری درجے کی جدّ و جہد جسے اصطلاحا "اجتہاد" کہا جاتا ہے کا پسِ منظر اور ضرورت سامنے آجاتی ہے۔

بنابریں، عصرِ خاتمیّت اور غیبت میں اسلامی فقہ و فقاہت کی داستان، قرآن و سنّت میں اجتہاد اور جدّ و جہد کی داستان ہے۔ مجلّہ نور معرفت کے پچاسویں شمارے کا پہلا مقالہ اسلامی فقہ میں اجتہاد کے ارتقائی مراحل پر تبصرہ کرتے ہوئے قیاس اور اجتہاد کے درمیان حدّ فاصل کو اجاگر کرتا ہے۔ اس مقالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نصّ کے موجود ہوتے ہوئے بھی قرآن و سنّت میں کہاں اور کیوں اجتہاد کی ضرورت پیش آتی ہے اور جب نصّ مفقود ہو تو مجتہد فقہی احکام کے استنباط میں کیا روش اپناتا ہے۔ بنابریں، یہ مقالہ اسلامی تعلیمات کے اخذ و استخراج کی METHODOLOGY کا بیانگر ہے جو ان تعلیمات کے بیان میں ہر افراط و تفریط اور خطا سے بچاتی ہے۔

اس شمارے کا دوسرا مقالہ بھی اسی اجتہادی روش کی آئینہ دار ایک اہم اصولی بحث کا حامل ہے۔ اس مقالہ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ اسلامی متون میں وارد شدہ امر و نہی کس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے؟ یقینا اس بحث کا نتیجہ فقہی احکام کے استخراج پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے اس مقالے میں مختلف اسلامی مسالک کے علمائے اصول کے نظریات کو کنگھالتے ہوئے واضح نتائج تک دسترسی حاصل کی ہے۔ اس شمارے کا تیسرا مقالہ بھی ایک اہم مسئلہ پر دو معتبر شخصیات کی اجتہادی رہیافت APPROACH کا ترجمان ہے۔ یہ مقالہ روح اللہ امام خمینیؒ اور علامہ ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے نظریات کی روشنی میں اسلامی حکومت کی تشکیل کی فکری بنیادوں کو اجاگر کرتے ہوئے اسلام کی پولیٹیکل فلاسفی کی دو مختلف روایتوں کا ترجمان ہے۔ موجودہ شمارے کا چوتھا مقالہ بھی اسلامی متون کے فہم اور اسلامی تعلیمات کے عملی نفاذ کی راہ میں قدرے متفاوت قسم کی جدّ و جہد اور اجتہادی روش کا بیانگر ہے۔ اس مقالہ میں برِّ صغیر پاک و ہند میں اشاعتِ اسلام کے حوالے سے اس روش کے علمبردار صوفیوں کی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے صوفیانہ منش کو دَورِ حاضر کی مذہبی تنگ نظری اور نسلی و لسانی منافرت کے سدّ باب کے طور پر تجویز کیا گیا ہے۔

اس شمارے کا پانچواں مقالہ کردار سازی کے اساسی عناصر کی جستجو پر مبنی ہے۔ یہ مقالہ عالمِ اسلام کی تین مقتدر شخصیات، امام غزالی، خواجہ نصیر الدین طوسی اور علامہ محمد اقبال کے نظریات کی روشنی میں انسانی کردار کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا اور اچھے برے کردار کے اسباب و عناصر اور ان کا علاج اور تدارک پیش کرتا ہے۔اس شمارے کا چھٹا مقالہ انسان کے غموں، بیماریوں، مشکلات، زمینی وآسمانی آفتوں اور بالخصوص کورونا وائرس جیسی عظیم وباء میں مبتلا ہو جانے کی صورت میں مایوس نہ ہونے کی عملی راہیں پیش کرتا ہے۔ اس مقالے کے مطابق انسان کا اپنے خالق اور خداوند تعالیٰ انسان کی بارگاہ میں عجز و نیاز اور دعا و مناجات اس کے سامنے نجات کی راہیں کھول دیتا اور بلاؤں کو رفع کرتا ہے۔

مجلّہ نور معرفت کے پچاسویں شمارے کا ساتواں مقالہ اردو رسم الخط کے آغاز وارتقاء کی داستان پر مبنی ہے۔ یہ مقالہ عربی، فارسی اور اردو رسم الخط کے تاریخی وارتقائی رشتوں کو واضح کرتا ہے۔اس کے مطابق اردو دیو ناگری رسم الخط کی تقسیم فورٹ ولیم کالج کی لسانی پالیسی کا حصہ تھی۔ مقالے کا یہ حصہ یہ پیغام دیتا ہے کہ لسانیات کا سیاست کے ساتھ گہرا ربط ہے۔ لہٰذا آزاد قوموں کو ہمیشہ اپنی زبان و ادبیات اور رسم الخط کو خاص اہمیت دینی چاہیے۔ اس شمارے کا آخری مقالہ مجموعی طور پر سیاست کے مقولہ سے مربوط ہے۔ اس کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کی اسلامی-انقلابی ریاست کی خارجہ پالیسی میں ایران کے "قومی مفاد" NATIONAL INTEREST کا سوال ہمیشہ تجزیہ نگاروں اور محققین کے لیے ایک پیچیدہ علمی مسئلہ رہا ہے۔ دراصل سوال یہ ہے کہ آیا آئیڈیالوجی اور قومی مفادات یکجا ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز یہ کہ قومی مفاد کی تعریف کیا ہے؟ اس نظری بحث کے تناظر میں یہ مقالہ اس بات کا قائل ہے کہ ایران کی خارجہ پالیسی میں قومی مفاد کے سوال کو سمجھنے کے لیے CONSTRUCTIVISM کا نظریہ ایک بہترین وسیلہ اور قالب ہے جس کے مطابق ایران کے فراملی نظریاتی مقاصد اور اپنے قومی مفادات میں ٹکراؤ اور تفاوت نہیں ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مجلّہ نور معرفت کے پیش نظر شمارہ میں مقالات کا یہ تنوّع، اس شمارے کے قارئین کے لئے انتہائی معلومات افزا ثابت ہوگا اور وہ اس کے مندرجات کی روشنی میں عملی زندگی کی کئی مسدود راہوں کو کھولنے کے قابل ہو پائیں گے۔ ان شاء اللہ!

* * * * *